۶

اَللّٰہُ اَکْبَرُ　　　　خَرِبَتْ خَیْبَرُ

(الہام میرزا قادیانی)

مقبرۂ احمدیت

یعنی

حضرت میر واعظِ اکبر مولانا سعد الدین "عتیق" و دیگر

عمائد سرینگر کا اعلان

جسے

ابو ظفر ایم۔اے گورگانی آف یاری پور (کشمیر) نے شائع کیا

قیمت ۲ر

(ابو الظفر کاشمیری نے دین محمدی پریس لاہور میں
چھپوا کر سری نگر کشمیر سے شائع کیا)۔　　　(مکتبہ قاضی)

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

تمہید

میرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے احمدیت کا قلعہ اس بنیاد پر بنایا تھا کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم ہو کر آیا ہوں۔ اور روحانی طور پر کسر صلیب کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ سارا دارومدار اِس بات پر تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے بچ کر بمعہ اپنی والدہ مریم صدیقہ اور بعض صحابہ کے کشمیر میں آکر فوت ہوگئے۔ جیسا کہ کتاب الہدیٰ صفحہ ۱۱۵ پر لکھا ہے کہ هاجر مع أمّه و بعض صحابة الی کشمیر۔ یعنی مسیح نے اپنی ماں اور اپنے صحابہ کے ساتھ کشمیر کی طرف ہجرت کی اور کتاب مذکور کے صفحہ ۱۰۹ پر لکھا ہے کہ ولبث فیه الی مدّة طویلة حتی مات ولحق الاموات وقبره موجود الی الاٰن فی بلدة سرینگر۔ یعنی مسیح کشمیر میں عرصہ دراز تک رہ کر فوت ہوگئے۔ اور اُن کی قبر اب تک سرینگر میں موجود ہے۔ کتاب مذکور کے صفحہ ۱۱۷ پر لکھا ہے الی ان مات ودفن فی محله خانیار مع بعض الاحبته یعنی حضرت عیسیٰؑ فوت ہوکر اپنے بعض دوستوں کے ساتھ خانیار کے محلّہ میں مدفون ہیں۔ اسی صفحہ پر یہ بھی لکھا ہے کہ یوز آسف الّذی هو اسم ثانی لصاحب القبر عند سکّان هذا الخطّه یعنی یوز آسف اس شہر کے لوگوں کے نزدیک صاحب قبر کا دُوسرا نام ہے پھر اس کتاب کے صفحہ ۱۱۶ پر لکھا ہے وقدذکرنا ان المسلمین یقولون ان القبر المذکور قبر عیسیؑ۔ یعنی ہم بتا چکے ہیں کہ مسلمان کہتے ہیں کہ یہ قبر عیسیٰ ہے اور اس کتاب کے صفحہ ۱۰۹ پر یہ بھی لکھا ہے کہ واشتهربین عامتهم ان اسمه الاصلی عیسی

صاحب وکان من الانبیاء یعنی کشمیر کے عوام میں مشہور ہے کہ یوز آسف کا اصلی نام عیسیٰ صاحب ہے اور وہ نبی تھا۔ رسالہ رازِ حقیقت کے حاشیہ صفحہ ۹ پر لکھا ہے کہ ماسوا اس کے اس نبی کی قبر کو جو سرینگر میں واقع ہے بعض یوز آسف کے نام سے پکارتے ہیں مگر اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے ہمارے مخلص مولوی عبداللہ صاحب کشمیری نے جب سرینگر میں اس مزار کی نسبت تفتیش کرنا شروع کیا تو بعض لوگوں نے یوز آسف کا نام سن کر کہا کہ ہم میں وہ قبر عیسیٰ صاحب کی قبر مشہور ہے چنانچہ کئی لوگوں نے یہی گواہی دی جواب تک سرینگر میں زندہ موجود ہیں جس کو شک ہو وہ خود کشمیر میں جاکر کئی لاکھ انسان سے دریافت کرے اب اس کے بعد انکار بے حیائی ہے پھر ان تمام باتوں سے بڑھ کر ایک حیرت انگیز بات جو میرزا صاحب نے لکھی ہے وہ یہ ہے کہ مولانا واعظ رسول میر واعظ مرحوم اور مولانا احمد اللہ اور مولانا سعد الدین عتیق میر واعظ اور مولوی مفتی شریف الدین وغیر ہم بہتر اشخاص کے نام لکھ کر یہ بات ان کی طرف منسوب کی ہے کہ اِن حضرات نے گواہی دی ہے کہ یہ قبر عیسیٰ علیہ السلام کی ہے۔ چنانچہ کتاب الھدیٰ صفحہ ۱۱۹ کے متن اور حاشیہ پر لکھا ہے۔ کہ نکتب اسماء رجالِ ثقاةٍ من سکّان تلك البلد ة الّذین شهد وانه قبر نبی الله عیسیٰ یوز آسف من غیر الشك والشّبه وهم هٰؤلاء۔ اور حاشیہ پر لکھا ہے: کانت هذه الشهداء الوفاً ولکن قنعنا بهٰذالقدر وکلّهم عمائدالقوم ومشاهیر هم وَصُلحائهم۔ یعنی ہم اِس شہر سرینگر کے ثقہ آدمیوں کے نام درج کرتے ہیں۔ جنہوں نے گواہی دی کہ بلاشک وشبہ یہ قبر نبی اللہ عیسیٰ یوز آسف کی ہے وہ یہ ہیں۔ اور یہ کہ ایسے گواہ ہزاروں ہیں۔ لیکن ہم نے اسی پر یعنی بہتر افراد کے نام

لکھنے پر کفایت کی اور وہ سب عمائد قوم، مشاہیر اور صلحاء ہیں۔ پھر صفحہ ۱۱۹ و صفحہ ۱۲۰ پر نام لکھ کر المؤلف میرزا غلام احمد القادیانی درج ہے۔ یہ کتاب عربی میں طبع کر کے مصر و غیرہ بلاد میں بھیج دی گئی ہے۔

اہل کشمیر اور گواہان کشمیر ناواقف اور بے خبر رہے اور بیرون کشمیر بعض لوگوں نے میرزا صاحب کی باتوں پر اعتبار کر کے مان لیا کہ سرینگر کشمیر محلہ خانیار میں شاید حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقبرہ ہو چنانچہ مصری فاضل سیّد محمد رشید رضا اپنی تفسیر المنار جزء سادس صفحہ ۴۲ پر سرینگر میں مسیح کا مقبرہ مان کر لکھتا ہے کہ وذکر ذٰلك بالتفصيل غلام احمد القادیانی الهندی فی کتابه الّذی سماهٗ الهدٰی۔ والتبصرة لمن یَرٰی وذکرفیه انه اکتفی بالاجمال وان تفصیل هٰذاالمسألة یوجد فی کتاب معروف هناك اسمه (اکمال الدّین) وذکراکثر من سبعین اسما من اسماء اهل ذٰلك البلدالّذین قالوا ان ذٰلك القبر هو قبر المسیح عیسیٰ بن مریم ورسم صورة المقبرة بالقلم واماّ قبرالمسیح فوضعه فی الکتاب بالرسم الشمسی (الفوتوگرافی) مکتوباً علیه مقبره عیسیٰ صاحب۔ یعنی غلام احمد قادیانی نے تفصیل کے ساتھ اس کا تذکرہ اپنی کتاب الہدیٰ میں کیا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے اجمالاً لکھا ہے۔ اور اسکی تفصیل کتاب اکمال الدین میں ہے اُس نے ستر آدمیوں سے زیادہ نام اس شہر کے لوگوں کے لکھے ہیں جنہوں نے کہہ دیا کہ یہ قبر مسیح عیسیٰ بن مریم کی ہے اس میں مقبرہ کی تصویر لکھی ہوئی ہے اور مقبرہ کی عکسی تصویر پر عیسیٰ صاحب لکھا ہے۔

اس کے علاوہ میرزا صاحب کی جماعت نے اب قادیان سے اعلان کیا ہے کہ اہالی کشمیر کا عقیدہ نسلاً بعد نسل یہی چلا آتا ہے کہ خانیار کا مقبرہ عیسے

علیہ السّلام کا ہے ملاحظہ ہو رسالہ فرقان ماہ فروری ۱۹۴۶ء صفحہ ۴۰۔ پس میرزا صاحب اور ان کی جماعت کا اصرار دیکھ کر ایک ناواقف انسان کو ماننا پڑتا ہے کہ خانیار میں مسیح کا مقبرہ ہے مگر حقیقت نفس الامری اور واقعہ یہ ہے کہ میرزا صاحب اور ان کی جماعت کے بیانات مندرجہ بالا محض بے بنیاد افتراء اور طغیان اور سر بسر ایک تودۂ طوفان ہے میں خود کشمیر کا باشندہ اور محلّہ خانیار کا واقف حال ہوں، میں جانتا ہوں کہ کبھی کسی نے نہیں کہا اور نہ کشمیر کا کوئی مسلمان یا ہندو کہہ سکتا ہے۔ کہ یوز آسف کا مقبرہ عیسیٰ صاحب کا ہے۔ تمام مسلمان شیعہ و سُنّی یوز آسف کے سوا اس کا کوئی دوسرا نام نہیں جانتے اور نہ ان باتوں سے کوئی بات ان کے وہم و گمان میں ہے۔ میرزا صاحب کا مخلص مرید مولوی عبداللہ بھی احمدیت سے بیزار ہو کر اس بارے میں میرزا صاحب کی تکذیب کرتا ہے۔ میرزا صاحب کا جانشین فرزند خلیفہ قادیان مجبور ہو کر رسالہ فرقان ماہ جولائی ۱۹۴۶ء میں مانتا ہے کہ مولوی عبداللہ کے خط میں وہ مضمون نہیں جو میرزا صاحب نے اس کی طرف رسالہ راز حقیقت کے حاشیہ صفحہ ۹ پر منسوب کیا ہے اور جن گواہوں کا نام میرزا صاحب نے کتاب الھدیٰ میں لکھا ہے اُن میں سے ابھی بفضل خدا حضرت میر واعظ اکبر جناب مولانا سعد الدین عتیق زندہ موجود ہیں۔ چنانچہ میں خود کتاب الھدیٰ اور راز حقیقت لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا وہ یہ کتابیں دیکھ کر حیرت میں پڑ گئے۔ اور اپنا تحریری اعلان بہ ثبت دستخط خود شائع کرنے کے لئے مجھے عنایت فرمایا۔ جس کی اصل کاپی سنداً میرے پاس موجود ہے۔ اسی طرح تحریرات دستخطی مولانا محمد یوسف میر واعظ کشمیر و مولوی غلام نبی صاحب مبارکی صدر بزم اہل حدیث و دستخط عمائد خانیار وغیرہ بھی میرے پاس ہیں جن کو میں دنیا کے سامنے شائع کر کے پیش کرتا ہوں۔

اعلان جناب سعد الدین عتیق مولانا مولوی عتیق اللہ صاحب میر واعظ اکبر کشمیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجھے کتاب الھدیٰ مطبوعہ ۱۲۔ جون ۱۹۰۲ء عربی اور راز حقیقت اُردو مطبوعہ ۳۰۔ نومبر ۱۸۹۸ء دکھائی گئی ہے۔ یہ ہر دو رسالہ جات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے تصنیف و تالیف کئے ہیں۔ ہر دو رسالہ جات میں مقبرہ یوز آسف واقع محلہ روضہ بل خانیار کے متعلق بحث و تمحیص کی گئی ہے جو کچھ میرزا صاحب مذکور نے اپنے اجتہاد وغیرہ سے اس مقبرہ کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا مقبرہ ثابت کرنے کے لئے لکھا ہے مجھے اس کا جواب دینا ضروری نہیں۔ کیوں کہ میرا اور میرے بزرگان اور تمام جہان کے مسلمانوں کا متفقہ اعتقاد مطابق قرآن وحدیث یہ رہا ہے اور ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ بجسد عنصری آسمان پر ہے۔ نہ کہ مقبرہ یوز آسف روضہ بل خانیار میں۔ البتہ اس اشتہار کے ذریعہ میں تمام اہل اسلام کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ کتاب الھدیٰ صفحہ ۱۱۹ پر میرزا صاحب قادیانی نے جو شہادت نامہ درج کر کے لوگوں کو یقین دلایا ہے کہ ۲۷ اشخاص مندرجہ فہرست مذکور نے یہ شہادت دی ہے۔ کہ یہ مقبرہ یوز آنف دراصل عیسیٰ صاحب کا مقبرہ ہے۔ اس شہادت نامہ پر میرے بزرگان محترم جناب میر واعظ رسول شاہ صاحب مرحوم اور مولوی احمد اللہ صاحب مرحوم اور مجھے بھی درج کیا گیا ہے۔ ہر دو بزرگان اول الذکر فوت ہوئے ہیں۔ اور بفضل تعالیٰ میں ابھی تک زندہ اور موجود ہوں۔ میرے ہر دو بزرگ برادران مرحوم و مغفور نے تمام عمر اہل اسلام کو اپنے متواتر وعظ ونصائح میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ

بر آسمان ہونے کی تلقین کی ہے۔ اور میرا بھی آج تک یہی اعتقاد ہے۔ ہم نے کبھی بھی اس اعتقاد کے خلاف تقریراً یا تحریراً کوئی بھی شہادت نہیں دی ہے۔ مجھے آج یہ رسالہ جات دکھائے گئے جن کو پڑھ کر میں اپنی حین حیات میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ نہ میں نے اور نہ میرے محترم برادران نے آج تک کبھی بھی مقبرہ یوز آسف کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقبرہ کہا ہے۔ یا لکھا ہے۔

یہ مقبرہ جو یوز آسف کا مقبرہ کہلایا جاتا ہے۔ اس کے متعلق بعض اہل تشعیہ کا خیال ہے کہ یہ کسی نبی اللہ کا مقبرہ ہے۔ جو شہزادہ بھی تھا۔ اہل اسلام میں سے بعض اُس کو کسی ولی اللہ کا مقبرہ کہتے ہیں۔ اور بعض مورخ اس کو خدیو مصر کا سفیر مانتے ہیں۔ غرض اہل اسلام میں سے کوئی بھی اس صاحب مقبرہ کو آج تک ہرگز ہرگز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقبرہ خیال نہیں کرتا رہا ہے۔ جن بہتر اشخاص کے نام بطور شہادت رسالہ الہدیٰ میں درج کیے گئے ہیں۔ وہ بھی اس معاملہ میں میری طرح معصوم ہیں۔ کیوں کہ اہل کشمیر سے کوئی بھی اس مقبرہ یوز آسف کو ہرگز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقبرہ نہیں مانتا ہے۔ یہ محض غلط بیانی ہے۔ جو کتاب الھدیٰ کے صفحہ ۱۰۹، ۱۱۹، ۱۲۰ پر درج ہے۔ فقط والسلام تحریر ۱۷ اسوج ۲۰۰۳ء۔ (مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۶ء)
دستخط بقلم خود۔

تصدیق مولانا محمد یوسف صاحب میر واعظ کشمیر

میرا بھی یہی عقیدہ ہے جو کہ اُوپر درج ہے اور کُتب تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوا۔ کہ کسی کتاب میں یہ نہیں لکھا گیا ہے۔ کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کی قبر ہے۔ بلکہ یہ صریح افترا ہے۔ تحریر ۳۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء

(دستخط بقلم خود)

تحریر مولوی غلام نبی صاحب مبارک صدر بزم اہلحدیث

مقبرہ روضہ بل کے متعلق قبر عیسیٰؑ کا عقیدہ احمدیوں کا اچھوت خیال ہے۔ آج تک کشمیر کے کسی بھی بسنے والے کے وہم وگمان میں بھی یہ بات نہیں سمائی ہے۔ سُبحٰانَکَ ھٰذا بُھتَان عَظِیم۔ میرا عقیدہ اور کشمیر کے مسلمانوں کا عقیدہ بس یہی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰؑ رفع جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں۔ زندہ کا مقبرہ نہیں ہوتا ہے۔ جس طرح قرآن قدیم اور احادیث صحیحہ سے بالتصریح ثابت ہے۔ کہ عیسےٰؑ آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے ہیں۔ مقبرہ ٹھہرانا مذہبی ناکامی ہے۔ فقط۔ دستخط بقلم خود

اعلان حق از جانب باشندگانِ محلّہ خانیار

جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں:۔

ہم باشندگان وساکنان علاقہ روضہ بل وضلع خانیار وغیرہ سرینگر کشمیر جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ بلا کسی جبر واکراہ کے باقرار صالح آزادانہ طور پر بذریعہ اعلان ہذا مشتہر کرتے ہیں۔ کہ بفضل تعالےٰ ہم سب مسلمان ہیں محلہ روضہ بل مقبرہ یوز آسف ہمارے علاقہ میں ہے۔ اور ہم اس روضہ کے متصل سکونت رکھتے ہیں۔ پشت ہاپشت سے ہمارے بزرگان مُسلمان تھے اور اس جگہ آباد تھے۔ جہاں ہم اس وقت ہیں۔

ہم اور ہمارے بزرگان نے آج تک کوئی ایسی شہادت نہیں دی ہے کہ یہ مقبرہ یوز آسف نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا ہے۔ بلکہ اِس کے برعکس ہم اور ہمارے بزرگان سلف کا نسلاً بعد نسلاً اس بارہ میں یہی مسلسل و متواتر عقیدہ رہا ہے۔ اور ہے۔ جو تمام روئے زمین کے مسلمانوں کا ہے۔ کہ وہ

(حضرت روح اللہ) آسمان پر زندہ اور موجود ہیں۔ یہ ہرگز نہیں کہ وہ سرینگر خانیار مقبرۂ یوز آسف میں مدفون ہیں۔ لاواللہ۔

سنا جاتا ہے۔ کہ ہمارے مشاہیر علماء و عمائد کی طرف کسی نے محض اپنی اغراض کے تحت یہ بات منسوب کی ہے کہ نعوذ باللہ اُن بزرگاں میں سے کسی نے ایسی شہادت دی ہو کہ یہ مقبرہ (یوز آسف) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقبرہ ہے۔ ایسی کوئی شہادت ہم نے یا ہمارے علماء یا عمائد نے نہیں دی ہے۔ اس قسم کی ہر کسی شہادت کو ہم مردود جانتے ہیں۔ ایسی کوئی شہادت ہماری یا ہمارے بزرگان دین میں سے کسی نے نہیں دی ہے۔ ہم بذریعہ اعلان ہذا ایسی بے بنیاد اور غلط اور خلاف واقع شہادت کی تردید کرتے ہیں۔

ہم بربنائے مسلسل و متواتر شواہد کے اعلان کرتے ہیں۔ کہ یہ مقبرۂ یوز آسف واقع محلّہ روضہ بل خانیار سرینگر ہرگز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقبرہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ مقبرہ یوز آسف مشہور ہے۔ جو بحوالہ رسالہ یوز آسف مصنفہ مولوی محمد شاہ صاحب سعادت مورخ کشمیر۔ بڈھ شاہ کے زمانہ میں خدیو مصر کی طرف سے بحیثیت سفیر کشمیر آیا تھا۔ یہیں آپ کی وفات ہوئی اور دفن کیا گیا۔ اور بعد میں اس مقبرہ کی قدامت کی وجہ سے بعض نے اس مقبرہ کو نبی اور بعض نے شہزادہ کے نام سے مشہور کر دیا۔ جو لوگوں کی خوش فہمی پر دلیل ہے۔ مگر بایں ہمہ آج تک کسی نے بھی صاحب مقبرہ کو عیسیٰ علیہ السلام کا نام نہیں دیا۔ فقط والسلام۔

(۴) میں نے اپنے بزرگان سے یہ سنا ہے کہ یہ مقبرۂ حضرت یوز آسف کا ہے۔ جس کو بعض لوگ نبی کہتے ہیں۔ فقط۔ (دستخط مولوی غلام رسول تقی امام مسجد شریف و خانقاہ حضرت خواجہ شاہ نیاز صاحب خانیار)

(۵) میں نے اپنے اسلاف سے سنا ہے کہ یہ قبر شریف کسی یوز

آسف نبی کی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کوئی روایت نہیں ہے۔
(دستخط سید ابوالحسن جلالی سرینگر)

(۶) دستخط سید شمس الدین اندرابی خانیار (۷) بقلم سیّد سعید الدین اندرابی۔ (۸) خواجہ غلام رسول نقشبندی خلف سعادت سیّد خواجہ محمود شاہ صاحب نقشبندی مرحوم جاگیردار۔ سیّدواری خانیار۔ (۹) پیر عبدالسلام حولی کالمی۔ (۱۰) میر غلام محی الدین زرگر نائید کدل خانیار۔ (۱۱) پیر غلام محمد شاہ فرزند سیف اللہ شاہ اندرواری خانیار۔ (۱۲) پیر غلام رسول شاہ فرزند سیف اللہ شاہ اندواری خانیار۔ (۱۳) ماسٹر حبیب اللہ لون محلّہ افسر سیدواری خانیار۔ (۱۴) جلہ جوزرگر ولد خواجہ احمد جوزرگر ساکن اند مسجد خانیار۔ (۱۵) خواجہ محمد رمضان ترنبو ولد صید اللہ ترنبو اند مسجد خانیار۔ (۱۶) اسماعیل بڈھو ولد کلی بڈھو اند مسجد خانیار۔ (۱۷) غلام محمد بقال ولد خواجہ غلام رسول بقال ساکن اند مسجد خانیار۔ (۱۸) احمد بڈھو ولد خلیل بڈھو اند مسجد خانیار۔ (۱۹) خضر محمد حقاق ولد اسداللہ ترنبو اند مسجد خانیار۔ (۲۰) بدرالدین زرگر ولد غلام رسول اند مسجد خانیار۔ (۲۱) اسد اللہ حقاق ولد غلام رسول اند مسجد خانیار۔ (۲۲) خواجہ علی محمد بزاز ولد خلیل جو اندرواری خانیار۔ (۲۳) علی محمد ٹوپی ساز ولد عزیز جو خانیار سیدواری۔ (۲۴) رسول جو درزی ولد قادر جو خانیار سیّدواری۔ (۲۵) غلام محمد ٹوپی ساز ولد عزیز جو سیدواری خانیار۔ (۲۶) سیف الدین ولد غلام محمد ندری سیدواری خانیار۔ (۲۷) خواجہ عبداللہ بیگ ولد غفار بیگ سید واری خانیار۔ (۲۸) غلام قادر شیر فروش گاری مسجد خانیار۔ (۲۹) قادر درزی محلّہ افسر گاری مسجد خانیار۔ (۳۰) غلام محمد آہنگر خانیار۔ (۳۱) محمد شعبان صوفی گاری مسجد خانیار۔ (۳۲) احمد بٹ ولد خلیل بٹ گاری مسجد خانیار۔ (۳۳) غلام رسول پنڈت محلّہ افسر دری بل

خانیار۔ (۳۴) محمد مقبول پنڈت دری بل خانیار۔ (۳۵) رحمان گنائی روضہ بل خانیار۔ (۳۶) نور محمد پشمینہ فروش روضہ بل خانیار۔ (۳۷) گلہ شاہ رفوگر روضہ بل خانیار۔ (۳۸) عبدالغنی روضہ بل خانیار۔ (۳۹) عبدالرحمان ولد ولی محمد روضہ بل خانیار۔ (۴۰) نور محمد بخار روضہ بل خانیار۔ (۴۱) غلام احمد بزاز خانیار۔ (۴۲) ولی محمد دوکاندار خانیار۔ (۴۳) محمد صابر دوکاندار خانیار۔ (۴۴) ملک مختار شاہ بذریعہ غلام نبی خانیار۔ (۴۵) حسن شاہ سمہ کچہ بل خانیار۔ (۴۶) حبیب اللہ زرگر سمہ کچہ بل خانیار۔ (۴۷) قادر شاہ محلّہ افسر اند مسجد خانیار۔ (۴۸) غلام قادر بافندہ روضہ بل خانیار۔ (۴۹) عبدالغنی تاجر حمام بل خانیار۔ (۵۰) عزیز جو درزی حمام بل خانیار۔ (۵۱) میر غلام محی الدین گیلانی خانیار۔ (۵۲) قادر جو درزی خانیار۔ (۵۳) نور شاہ خانیار۔ (۵۴) احمد خان خانیار۔ (۵۵) محمد خلیل مسگر اند مسجد خانیار۔

پس ان واقعات اور اعلانات سے ظاہر ہے کہ میرزا صاحب اور ان کی جماعت کائنات عدل کے سامنے ایسے ملزم اور لاجواب ہیں کہ اب کوئی بات نہیں بن سکتی۔ احمدیت کی بنیاد درہم وبرہم ہو گئی۔ خانیار میں یوز آسف کا مقبرہ عیسیٰ علیہ السلام کی قبر نہ بن سکی مگر خانیار کے واقعہ سے احمدیت ہمیشہ کے لئے دفن ہو گئی اسی کا نام قطع وتین ہے اب راز کھل گیا اور حقیقت ظاہر ہو گئی۔

تھی کسی درماندہ رہرو کی صدائے دردناک
جس کو آواز رحیل کارواں سمجھا تھا میں

کہا جاتا ہے کہ اس غلط بیانی میں میرزا صاحب کا کوئی قصور نہیں اُنہوں نے کسی شخص کے کہنے پر ایسا لکھا ہوگا۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر یہ بات غلط بھی ہو تاہم اور باتیں تو درست ہیں مگر دین کے سلسلہ میں یہ عذر

گناہ بدتر از گناہ ہے کسی جھوٹی بات کو اپنی ذمہ واری پر مشتہر کرنا بھی جھوٹ ہے اور اگر ایک بات میں کوئی شخص جھوٹا ہو تو اُس کی سب باتیں نا قابل اعتبار ہیں۔ چنانچہ میرزا صاحب نے اپنی کتاب چشمہ معرفت صفحہ ۲۴۲ پر لکھا ہے کہ ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو دوسری باتوں میں اس پر اعتبار نہیں رہتا۔

آخری نتیجہ یہ ہے۔ کہ نہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا کشمیر میں آکر خانیار میں مدفون ہونا ثابت ہوا نہ برزعم میرزا صاحب کسر صلیب کا کام ہوا اور نہ حَکم ہو کر خدا کی طرف سے مامور ہونا نظر آیا بلکہ اِس غلط بیانی نے میرزا صاحب کی تمام دوسری باتوں کو نا قابل اعتبار بنایا جس سے قادیان کا قلعہ مسمار ہو گیا اور اس کے اینٹ اور پتھر سے احمدیت کا مقبرہ بن گیا۔

فالحمدُ للہِ علیٰ ذٰلِک

المشتہر:۔

ابو ظفر ایم۔ اے۔ گورگانی آف یاری پورہ

کولہ گام کشمیر

◆◆◆